(رجسٹرڈ ایل ۷۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

قیمت اخبار عام سہ سالانہ ۳ پیشگی - اور خواص اور معاونین جو کچھ لطف فرماوین

شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر

الحکم

چه گویم با تو هر گرگ آئی چها در قادیان بینی
دوائی ہی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۹ قادیان دارالامان ۸ ذی قعدہ ۱۳۱۷ھ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء ۔ جلد ۴

نظم

از حضرت اقدس مسیح الزمان سلمہ الرحمن

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہمنے -
کوئی دین - دین محمدؐ سا نہ پایا ہمنے -
کوئی مذہب نہین ایسا کہ نشان دکھلاوے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا
نور ہی نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہین نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
تھک گئے ہم تو انہین باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
آزمائش کے لیے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
یونہی غفلت کی لحافون مین پڑے سوتے ہین
وہ نہین جاگتے سو بار جگایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے
آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز مین
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہمنے
جب سے یہ نور ملا نور پیمبر سے ہمیں -
ذات سے حق کے وجود اپنا ملایا ہمنے
مصطفیٰ پر ترا بےحد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جان محمدؐ سے مری جان کو مدام
دلکو وہ جام لبالب ہی پلایا ہم نے
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہمنے
مورد قہر ہوئے آنکھہ میں اغیار کے ہم
جب سے عشق اُسکا تہ دلمین بٹھایا ہمنے
زعم میں اونکے مسیحائی کا دعوی میرا
افترا ہے جسے از خود ہی بنایا ہم نے
کافر و ملحد و دجال ہمین کہتے ہین
نام کیا کیا غم ملت مین رکھایا ہم نے
گالیان سنکے دعا دیتا ہون اُن لوگونکو
رحم ہے جوش مین اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے
تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ
اپنے سینہ مین یہ اک شہر بسایا ہم نے
صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے
نور دکھلا کے ترا سب کو کیا ملزم و خوار
سب کا دل آتش سوزاں میں جلایا ہم نے
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تری راہ میں اوڑایا ہم نے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
شان حق تیرے شمایل مین نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے
چھوکے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سرکو جھکایا ہم نے
دلبرا مجھکو قسم ہے تری یکتائی کی -
آپکو تیری محبت مین بھلایا ہم نے
بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دلمین یہ ترا نقش جمایا ہم نے
دیکھکر تجھکو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے تیرے شیاطین کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے
قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج
شور محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

لیڈی سمتھ کے ریلیو ہونے کی خوشی

لیڈی سمتھ کے ریلیو ہونیکی خبر جس وقت دارالامان قادیان میں پہنچی اور حضرت امام الزمان سلمہ اللہ الرحمن نے سنی آپکا چہرہ مسرت و انبساط سے سرخ ہو گیا۔ آپ نے اوسی وقت حضور لفٹننٹ گورنر پنجاب کو مبارک بادی کا تار بھیجنے کا حکم دیا۔ چنانچہ فی الفور آپکے حکم کی تعمیل کی گئی اور ایک خاص آدمی بٹالہ اسٹیشن کو ٹیلگرام دینے کے لئے روانہ کیا گیا جسکا خلاصہ مضمون یہ تھا۔
کہ ہم نہایت صدق دل کے ساتھ لیڈی سمتھ کے ریلیو ہونے کی آپ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور حضرت قیصرۂ ہند کو بھی آپ یہ مبارک بادی کا پیغام پہنچا دیں۔
اس کے علاوہ آپنے حکم دیا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں اس تقریب پر ایک دن کی تعطیل کی جاوے۔ چنانچہ مدرسہ مذکور ایک یوم کے لئے بند کیا گیا +
الغرض سچی خوشی کا اظہار فرمایا آپ کی جماعت برٹش گورنمنٹ کے ساتھ اپنی وفاداری اور فرمان پذیری کو حضرت امام کی ہدایت کے بموجب مذہبی طور پر جزو ایمان سمجھتی ہے۔ اور جیسا کہ حضرت امام نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا۔ یہ باتیں نہ اس لئے ہیں کہ گورنمنٹ سے کسی قسم کے خطاب واجر کی امید ہے بلکہ محض اس لئے کہ خدا نے حکم دیا ہے کہ محسن کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ پس گورنمنٹ انگلشیہ کی خوشی ہماری خوشی اوس کا رنج ہمارا رنج ہے۔ غرض آپکو جو مسرت ہوئی وہ مندرجہ بالا کارروائی سے ثابت ہے۔ اور آپکی جماعت کے ہر فرد کو جسقدر خوشی ہوئی ہے اوس کے اظہار کے لئے مندرجہ ذیل نظم کافی ہے جو ہمارے مکرم دوست میر حامد شاہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ضلع سیالکوٹ نے لکھی ہے۔ یہاں اس امر کا ذکر فضول نہ ہو گا۔ کہ ہماری سیالکوٹی جماعت صرف ایک جماعت ہے۔ جس نے کل ضلع سیالکوٹ میں دعا کا جلسہ کیا اور ہندو مسلمانان ضلع سیالکوٹ میں سے کسی کو یہ جوش نہیں آیا الغرض وہ نظم یہ ہے +

رباعیات حسب حال

ہوا لیڈی سمتھ ریلیو یہ ٹیلیگرام آیا
خدا کا شکر کرتے ہیں کہ روح افزا پیام آیا
نہ پوچھو ہم سے کیفیت تم اسکے چھوٹ جانیکی
خوشی سے دل میں اچھلا کہ جب منہ پہ یہ نام آیا

دیگر

جہکا اب آسمان آخر خدا کی یہ عنایت ہے
ہمیں سرکار کی فتح مبارک کی بشاشت ہے
بڑھی آگے ہماری فوج اب دل بڑھ گئے کو
مسلسل فتح ہونیکی مبارک یہ علامت ہے

دیگر

مبارک ہے ہمیں لیڈی سمتھ تیرا رہا ہونا
کھلا ہم پر جو القرد و تمہارا باوفا ہونا
اٹھائے دکھ بہت تم نے مگر ثابت ہوا آخر
تمہیں پر ختم ہے ہاں حق خدمتکا ادا ہونا

دیگر

بہت مدت سے گو ہمکو لگی یہ انتظاری تھی
ہمیں محصور ہونے کی بہت ہی بیقراری تھی
اطاعت کے نہ کرنے سے مگر تمنے یہ دکھلایا
دکھائی تمکو یہاں منظور قومی پاسداری تھی

دیگر

سُنی اوسنے ہماری بھی جو سنتا ہے دعاؤنکو
خدایا رد نہیں کرتا تو خالص التجاؤں کو
ہماری یہ دعا ہر دم ہے تجھ سے جاقتوں والے
فتح مندی ہو انگلستان کی ماؤں کو جاؤں کو

دیگر

یہ خواہش ہے ہمیشہ یہ ہمارے بادشاہ ہو وین
بعدل وداد مسکینوں کی یہ دایم پناہ ہو وین
بڑا احسان ہیں ان کے ہمارے یہ تو محسن ہیں
دعا کرتے ہیں تجھ سے یہ انکو شمس سبحان ہو وین

دیگر

بہت تقسیم کرتے ہیں یہ ہم پر رحم شفقت کو
بہت لوٹے فقیر و حرمت سے ہیں تو ہم بہت جنکو
کوئی ذلت جو پاتا ہے تو پھر یہ لوسکی نادانی
سمجھتا خود نہیں انکی ہے وہ طرز حکومت کو

دیگر

جو سچ پوچھو تو سچ ہے کہ ہماری مہرباں ہیں یہ
خدا کی مہربانی سے ہماری پاسباں ہیں یہ
خدایا انکے تو اقبال کو ہر دم بڑھاتا جا
یہ تیری پاک مرضی ہے کہ ہم پر حکمراں ہیں یہ

دیگر

نہیں ممکن ہے ہم سے حق خدمت کچھ ادا ہووے
مگر ہم صاف کہتے ہیں کہ نیت باصفا ہووے
دکھا دینگے اطاعت میں جو اب اخلاص بڑھ بڑھ کر
نہیں ممکن کہ ایسونکی کوئی خدمت خطا ہووے

دیگر

ہماری آرزو ہے پھر خدا امن و امان بخشے
یہاں بخشے وہاں بخشے نہاں بخشے عیاں بخشے
ہماری قیصرہ کو وہ بھی آرام دے یا رب
کوئی تیرے سوا کب ہے جو فضل و امتنان بخشے

خاکسار حامد سیالکوٹی

آب زر سے لکھنے کی قابل

رہبانیت بزدلوں کا کام ہے۔
معاصی کے اسباب جب جمع ہوں تو دعا مستجاب ہوتی ہے۔ دیکھو یوسف علیہ السلام کی حالت۔
تکاثر لہو کا موجب ہوتا ہے۔
نصر اللہ کے وقت الناس دین میں داخل ہوتے ہیں۔
تنزل کا باعث لوگ کہتے ہیں کہ سلطان وقت کی زبان نہ سیکھنا ہے اور فضول شیخی اور کاہلی ہے۔ میرے نزدیک ہجر قرآن کریم ہے۔

(بیاض حضرت مولانا نور الدین سلمہ ربہ)

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

ہماری قوم کو مبارکباد ہم نہایت خوشی اور انبساط کے ساتھ یہ مژدہ قوم کو سناتے ہیں کہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔ امسال امتحان مڈل کے نتائج میں پنجاب بھر میں اوّل رہا ہے۔ جسقدر طالب علم شامل امتحان ہوئے تھے سب کے سب اور ہر کل مضامین میں یعنے اختیاری میں بھی پاس ہوئے۔ الحمدللہ علے ذالک یہ پہلی مرتبہ ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے طالب علم امتحان مڈل میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ خوشی ہماری کل قوم کی خوشی ہے اس قابل تعریف نتیجہ کا باعث صرف صرف خدا تعالیٰ کا فضل اور کرم ہے۔ ہم اپنے لائق ہیڈ ماسٹر میاں شیر علی۔ بی۔ اے کی کارگزاری اور مستعدی کو کبھی نظر انداز نہیں کر سکتے جنہوں نے اپنے فرض منصبی کو پوری دیانتداری سے ادا کیا ہے ہم کو کامل امید ہے کہ مجلس منتظمہ اون کی محنت کی پوری قدر کرے گی۔ اس عمدہ نتیجہ پر ہم اپنی قوم کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ہم ہمیشہ ایسے اور اس سے بھی بڑھ کر نتائج دیکھیں آمین +

ضرورۃ امام حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کی بیاض پڑھتے پڑھتے ہم ایک مقام پر پہنچے جہاں مندرجہ ذیل چند سطور ضرورۃ امام کے متعلق لکھی ہوئی تھیں۔

تعجب ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ کاموں میں استاد کی جستجو کی جاتی ہے۔ نوشتوں میں ادنیٰ امور کو دریافت کیے بغیر کام نہیں چلتا۔ مکانوں پر بدون ذرایع کے پہونچنا محال ہے۔ ادنیٰ ادنیٰ خدمات پر مامور کرنے کے لئے امتحان اور ڈگری ضروری ہے ادنیٰ علوم سے اعلیٰ علوم تک مدارج اور امتحانات مقرر ہیں اون کے حصول کے لئے پروفیسر اور شرایط محنت۔ فرصت وغیرہ ضروری ہیں۔

اور اسلام کے سمجھنے یا مذاہب پر رائے دینے کے لئے کسی چیز کی ضرورت نہیں؟ ؟ ؟ افسوس! افسوس!! افسوس!!!

لاہور کے لاٹ پادری اور طلباء کو وعظ۔ ست دہرم پرچارک اس عنوان سے لکھتا ہے کہ پچھلے دنوں لاہور میں بشپ آف لاہور (لاٹ پادری) نے سکولوں اور کالجوں کے طلباء کے روبرو فورمن مشن کالج میں وعظ کیا جہاں تک ۔ دانی اور الفاظ کی موزونیت کا تعلق ہے وعظ خاصہ تھا۔ مگر مطلب کو اگر لیا جاوے تو نوجوانوں کو گمراہ اور ورطۂ جہالت میں غرق کرنے والا تھا۔ لاٹ پادری صاحب نے طلباء کے یہ امر ذہن نشین کرنے کی جد و جہد کی کہ حضرت عیسےٰ مسیح مصلوب ہونے کے بعد قبر میں دبائے گئے تھے اور وہاں سے چند یوم کے بعد مع جسم جان نکلکر آسمان پر چڑھ گئے اور وہاں خدا کے دائیں ہاتھ بیٹھ گئے۔ اس جگہ سے وہ اپنی امت کی شفاعت کرایا کرتے ہیں یعنے اپنے بدکاروں کے گناہ خدا سے سفارش کرکے بخشوایا کرتے ہیں“ افسوس جن کالجوں اور مدرسوں میں ایسے ایسے وعظ ہوں اور طلباء کو ایسی تعلیم دی جاوے۔ وہاں بہتری کی امید کی جاسکتی ہے۔ کیا لطف ہو کہ ایک طرف سائینس اور فلسفہ کا پڑھانا اور دوسری طرف ایسی ایسی کہانیاں سنانا کہ جن کو ہمارے دیہات کی بوڑھی عورتیں بھی باور نہ کریں +

خلافت راشدہ جس کے چند ایک پیرے گراف ہم نے شایع کئے ہیں ۴۸ صفحہ تک چھپ چکی ہے ان پیرے گرافوں کو پڑھ کر ناظرین کو اندازہ ہو جاوے گا کہ یہ کتاب قرآن کریم کے حقایق اور معارف کا گیسا گراں بہا خزینہ ہے۔ ہم کو سخت افسوس ہے کہ بعض مالی مشکلات کی وجہ سے ہم اوس کو ۵۰۰ سے زیادہ نہیں چھاپ سکے۔ ورنہ یہ کتاب اس قابل ہے کہ کئی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم ہو کیونکہ آج جس بات کی ضرورت ہے وہ یہی ہے کہ قرآن کریم کی عظمت اور شان کو دنیا میں قائم کیا جاوے اور یہ مطلب انسانوں کی سعی اور کوشش کے بدون نہیں ہو سکتا۔ شیعہ لوگوں کا فتنہ بھی ایک عظیم الشان فتنہ ہے اور یہ کتاب اون کے فتنہ کو پاش پاش کرنے کیلئے [illegible] ہم امید کرتے ہیں کہ اس کتاب کی ضرورت کو محسوس کرنے والے اصحاب امید سے زیادہ اس کی اشاعت میں ہم کو مدد دیں گے +

کشف صفحہ چہارم پر ہم پیر صاحب العلم (جن کے ملک سندھ میں لاکھوں مرید ہیں) اور پیر کوٹھ والے صاحب کا (جو مولوی عبداللہ غزنوی مرحوم کے پیر ہیں) کا ایک کشف درج کرتے ہیں صاحب بصیرۃ لوگ اونکو پڑھیں اور سوچیں کہ کیا ایسے بزرگ الشان مفتری علی اللہ ہیں اور خدا کے لئے وہ مدعیان الہام بھی پڑھیں جو اپنے تین چار دوستوں کے طبقہ میں حضرت اقدس کے خلاف الہام ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور باوجودے کہ کئی مرتبہ اُن کو ایسے الہام شایع کرنے کی دعوت بھی کی گئی۔ مگر آج تک وہ باہر نہیں نکلتے +

اللہ الصمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کشف

اللہ الصمد

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاد سندہ کے پیر صاحب العلم کو کیا فرمایا

یہہ پیر صاحب العلم بلاد سندہ کے مشاہیر مشایخ مین سے ہین جن کے مرید ایک لاکھہ سے کچھہ زیادہ ہون گے آپ علوم عربیہ مین مہارت تامہ رکھتے اور علماء راسخین میں سے ہیں۔ جناب مرزا صاحب کے حق میں اُن کی شہادت جنکو وہ قسم کھاکر بیان کرتے ہین۔ یہہ ہے + انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستفسرتہ فی امرک وقلت بیّن لی یا رسول اللہ اھو کاذب مفتری او صادق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ صادق ومن عند اللہ فعرفت انک علی حق مبین وبعد ذلک لا نشک فی امرک ولا نرتاب فی شانک ونعمل کما تأمر۔ فان امرتنا ان اذھبوا الی بلاد امریکہ فانا نذھب الیھا وما نکون لنأخیر وسجدنا ان شاء اللہ من المطاوعین۔ یعنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم کشف مین دیکھا پس مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ شخص جو مسیح موعود ہونے کا دعوی کرتا ہے کہ یہ جھوٹا اور مفتری ہے یا صادق ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ صادق ہے اور خدا تعالی کی طرف سے ہے۔ پس میں نے سمجھ لیا کہ آپ حق پر ہیں۔ اب بعد اس کے ہم آپ کے امور میں شک نہین کرین گے اور آپکی شان مین ہمین کچھہ شبہہ نہین ہوگا اور جو کچھہ آپ فرمائین گے ہم وہی فرمائین گے۔ پس اگر آپ یہہ کہو کہ ہم امریکہ مین چلے جائین تو ہم وہین جائین گے۔ اور ہم نے اپنے تئین آپکے حوالے کردیا ہے اور انشاء اللہ ہمکین فرمانبردار پاؤ گے +

پیر صاحب العلم نے عام مجلس میں کھڑے ہو کر اور عصا لیکر تمام حاضرین کو بلند آواز سے سُنا دیا کہ میں اونکو اپنے دعوی مین حق پر جانتا ہون اور ایسا ہی مجھے کشف کی رو سے معلوم ہوا ہے۔

حضرت پیر صاحب کوٹھہ والے نے کیا فرمایا

محمد یحیی ساکن موضع دیگران نے حضرت مہدی معہود امام الزمان کی خدمت مین ایک نیاز نامہ ۲۲ جنوری [illegible] کا لکھا ہوا ارسال کیا ہے جس میں حضرت کوٹھہ والے صاحب مرحوم علاقہ [illegible] کی گواہی دربارہ پیشگوئی مہدی آخرالزمان کے درج کی ہے۔ چنانچہ وہ اصل خط بعبارت ذیل ہے :-

بخدمت شریف حضرت امام زمان بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

معروض کہ میں موضع کوٹھہ علاقہ یوسف زئی کو گیا تہا اور چونکہ سنا ہوا تھا کہ حضرت صاحب مرحوم کوٹھہ والے فرماتے تھے کہ مہدی آخر الزمان پیدا ہو گیا مگر وقت ظہور ابھی نہیں ہے۔ تو اس بات کا مجکو بہت خیال تھا کہ اس امر مین تحقیق کرون کہ فی الواقع کس طرح ہے۔ جب میں اسدفعہ کوٹھہ کو گیا تو ان کے مریدون مین سے جو کوئی باقی ماندہ ہین ہر ایک سے مین نے استفسار کیا۔ ہر ایک یہی کہتا تھا کہ یہ بات مشہور ہے۔ ہم نے فلان سے سنا فلان آدمی نے یون کہا حضرت صاحب یہہ بیان فرماتے تھے۔ مگر دو آدمی ثقہ متدین نے اس طرح کہا۔ ہم نے خود اپنے کانون سے حضرت زبان مبارک سے سُنا ہے۔ اور ہمکو خوب یاد ہے ایک حرف بھی نہین بھولا۔ اب ہر ایک کا بیان بعینہ عرض خدمت کرتا ہون۔

(۱) ایک شخص حافظ قرآن انور محمد اصل متوطن گڑھی [illegible] حال از کوٹھہ بیان کرتا ہے کہ حضرت ایکدن وضو کرتے تھے اور میں رو برو بیٹھا تھا فرمانے لگے کہ۔ ہم اب کسی اور کے زمانہ میں ہین۔ میں اس بات کو نہ سمجھا اور عرض کیا کہ کیوں حضرت آپ اسقدر [illegible] ہو گئے ہیں کہ اب آپکا زمانہ چلا گیا ابھی آپ کے ہم عمر لوگ بہت تندرست ہین۔ اپنے کام دنیوی کرتے ہین۔ فرمانے لگے تو میری بات کو نہ سمجھا میرا مطلب تو کچھ اور ہے۔ پھر فرمانے لگے کہ جو خدا کی طرف سے ایک بندہ تجدید دین کے لئے مبعوث ہوا کرتا ہے وہ پیدا ہو گیا ہے ہماری بارجا گئی۔ میں اس لئے کہتا ہون کہ ہم کسی غیر کے زمانہ مین ہین۔ پھر فرمانے لگے وہ ایسا ہوگا۔ مجھکو کچھہ تعلق مخلوق سے نہین ہے اسکو کسی کے ساتھ تعلق نہ ہوگا۔ اور اوسپر اس قدر شدائد مصایب آوینگے جنکی نظیر زمانہ گذشتہ مین نہ ہوگی مگر اوسکو کچھہ پرواہ نہ ہوگی اور سب طرح کی تکالیف او[illegible] اُسوقت مین ہونگے اُسکو پرواہ نہ ہوگی۔ زمین آسمان مل جاوین گے اور الٹ پلٹ ہو جاوین گے اُس کو پرواہ نہ ہوگی پھر مین نے عرض کی نام ونشان یا جگہ بتاؤ۔ فرمانے لگے نہیں بتاتا ہون فقط اس میں مین نے ایک حرف زیر بالا نہین کیا۔ ہان اسکی تقریر افغانی ہے۔ یہ ترجمہ ہے +

(۲) دوسرا شخص مسمی گلزار قوم افغان ساکن موضع بڑا بیر علاقہ پشاور حال از [illegible] قریب کوٹھہ شریف۔ یہہ شخص بہت مدت حضرت صاحب کی خدمت مین رہا ہے قسم کھا کر کہتا ہے کہ ایکدن حضرت صاحب عام مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اور طبیعت اُسوقت بہت خوش وخرم تھی۔ فرمانے لگے کہ میرے بعضے آشنا مہدی آخرالزمان کو اپنی آنکھون سے دیکھیں گے اور اوسکی باتیں اپنے کانون سے سنیں گے۔ فقط۔ پھر اوس شخص کو مین نے اس راز سے مطلع کیا۔ تمہارے حضرت کی پیشین گوئی تو سچی [illegible] ایسا ہی وقوع میں آیا تو یہ شخص بہت رویا اور کہنے لگا کہ کہان ہے مجھکو کسی طرح اسکے قدمون تک پہنچا دو میں بسبب ضعف بصارت غلام [illegible]

انبیاء علیہم السلام کا ایمان۔ اور فلاسفروں کا ایمان

جاننا چاہیے کہ خدا تعالی اور عالم مجازات اور دیگر امور مبدا اور معاد کے ماننے مین فلسفیوں کا طریقہ انبیاء علیہم السلام کے طریقہ سے بہت مختلف ہے نبیوں کے طریق کا اصل اعظم یہ ہے کہ ایمان کا ثواب تب مترتب اور بار آور ہوگا کہ جب غیب کی باتوں کو غیب ہی کی صورت میں قبول کیا جاوے اور ظاہری حواس کی کھلی کھلی شہادتیں یا دلائل ہندسیہ کے یقینی اور قطعی ثبوت طلب نہ کئے جائیں۔ کیونکہ تمام و کمال مدار ثواب اور استحقاق قرب و توسل الہی کا تقوی پر ہے اور تقوی کی حقیقت وہی شخص اپنے اندر رکھتا ہے جو افراط آمیز تفتیشوں اور لمبے چوڑے انکاروں اور ہر ہر جزئی کی موشگافی سے اپنے تئیں بچاتا ہے اور صرف دور اندیشی کے طور سے ایک راہ کی سچائی کا دوسری راہوں پر غلبہ اور رجحان دیکھکر بحسن ظن قبول کر لیتا ہے۔ اسی بات کا نام ایمان ہے۔ اور اسی ایمان پر فیوض الہی کا دروازہ کھلتا ہے اور دنیا و آخرت میں سعادتیں حاصل ہوتی ہین جب کوئی نیک بندہ ایمان پر محکم قدم مارتا ہے اور پھر دعا اور نماز اور فکر اور نظر سے اپنی حالت علمی میں ترقی چاہتا ہے۔ تو خدا تعالی خود اوس کا متولی ہو کر اور آپ اسکا ہاتھ پکڑ کر درجہ ایمان سے درجہ عین الیقین تک اسکو پہنچا دیتا ہے۔ مگر یہ سب کچھ بعد استقامت و مجاہدات و ریاضات و تزکیہ و تصفیہ نفس ملتا ہے پہلے نہین اور جو شخص پہلے ہی تمام جزئیات کی بکلی صفائی کرنا چاہتا ہے اور قبل از صفائی اپنے بد عقائد اور بد اعمال کو کسی حالت مین چھوڑنا نہین چاہتا وہ دین ثواب اور اس راہ کے پانے سے محروم ہے۔ کیونکہ ایمان اسی حد تک ایمان ہے۔ جب تک وہ امور جن کو مانا گیا ہے۔

کسی قدر پردہ غیب مین ہین یعنی ایسی حالت پر واقع ہیں جو ابھی تک عقلی ثبوت نے اُن پر احاطہ تام نہین کیا اور نہ کسی کشفی طور پر وہ نظر آئی ہیں بلکہ ان کا ثبوت صرف غلبہ ظن تک پہنچا ہے وبس۔

یہ تو انبیا کا سچا فلسفہ ہے جس پر قدم مارنے سے کروڑہا بندگان خدا آسمانی برکتیں پا چکے ہین اور جس پر ٹھیک ٹھیک چلنے سے بیشمار خلق اللہ معرفت تامہ کے درجہ تک پہنچ چکی ہین اور ہمیشہ پہنچتی ہین اور جن اعلی درجہ کے یقینوں کو شوخی اور جلدی سے فلسفی لوگوں نے ڈھونڈھا اور نہ پایا وہ سب مراتب ان ایماندار بندوں کو بڑی آسانی سے ملگئے اور اُس سے بھی بڑھکر اس مین معرفت تامہ کے درجہ تک پہنچ گئے کہ جو کسی فلسفی کے کانون نے اُسکو نہیں سُنا اور نہ اُس کی آنکھہ نے دیکھا اور نہ کبھی اُس کے دل میں گذرا لیکن اس کے مقابلہ پر خشک فلاسفرون کا چھوٹا اور مغشوش فلسفہ جس پر آج کل کے نو تعلیم یافتہ لوگ فریفتہ ہو رہے ہیں اور جس کے بد نتائج کی بجبری نے بہت سے سادہ لوحون کو برباد کر دیا ہے یہ ہے کہ جب تک کسی اصل یا فرع کا قطعی طور پر فیصلہ نہ ہو جائے اور بکلی اُس کا انکشاف نہو جائے تب تک اُس کو ہرگز ماننا نہین چاہیے گو خدا ہو یا کوئی اور چیز ہو ان میں سے اعلی درجہ کے اور کامل فلاسفر جنہوں نے ان اصولوں کی سخت پابندی اختیار کی تھی انہوں نے اپنا نام محققین رکھا جن کا دوسرا نام دھریہ بھی ہے ان کامل فلاسفرون کا بپابندی اپنے اصول قدیمہ کے یہ مذہب رہا ہے کہ چونکہ خدا تعالی کا وجود قطعی طور پر بذریعہ عقل ثابت نہین ہو سکتا اور نہ ہم نے بچشم خود اُس کو دیکھا۔ اس لئے ایسے خدا کا ماننا ایک امر مظنون اور مشتبہ کا مان لینا ہے جو اصول متقررہ فلسفہ سے بکلی بعید ہے۔ سو انہون نے پہلے ہی خدا تعالی کو درمیان سے اُڑا دیا پھر فرشتون کا یون فیصلہ کیا کہ یہ بھی خدا تعالی کی طرح نظر نہین آتے چلو یہ بھی درمیان سے اٹھاؤ پھر روحوں کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ رائے ظاہر کی کہ ہم کوئی ثبوت قابل اطمینان

اس بات پر نہیں دیکھتے کہ بعد مرنے کے روح باقی رہجاتی ہے نہ کوئی روح نظر آتی ہے اور نہ واپس آ کر کچھ اپنا قصہ سناتی ہے بلکہ سب روحین مفارقت بدن کے بعد خدا اور فرشتون کی طرح بے اثر بے نشان ہیں سو اون کا بھی وجود ماننا خلاف دلیل و برہان ہے ان سب فیصلون کے بعد اُن کی نظر عمیق نے تکالیف شرعیہ کی شقت اور حلال حرام کا فرق اصول فلسفہ کا سخت مخالف سمجھا اس لئے اُنہوں نے صاف صاف اپنی رائے ظاہر کر دی کہ ماں اور بہن اور جورو مین فرق کرنا یا اور چیزوں میں سے بلا ثبوت ضرر طبی بعض چیزوں کو حرام سمجھ لینا یہ سب بناوٹی باتیں ہیں جن پر کوئی فلسفی دلیل قائم نہیں ہو سکتی اسی طرح انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ ننگا رہنے میں کوئی شناعت عقلی ثابت نہیں ہوتی بلکہ اسمیں طبی قواعد کے روسے فوائد ہیں اسی طرح ان فلاسفرون کے اور بھی مسائل ہین اور خلاصہ انکے مذہب کا یہی ہے کہ وہ بجز دلایل قطعیہ عقلیہ کے کسی چیز کو نہین مانتے اور انکی فلسفیانہ نگاہ میں گو کیسی کوئی بدعملی ہو جب تک براہین قطعیہ فلسفیہ سے اوس کا بُرا ہونا ثابت نہوے یعنی جب تک اس میں کوئی طبی ضرر یا دینوی بد انتظامی متصور نہ ہو تب تک اوس کا ترک کرنا بیجا ہے مگر جو دوسرے درجہ کے فلاسفر ہیں اونھون نے لوگوں کے لعن طعن سے اندیشہ کر کے اپنے فلاسفری اصولوں کو کچھ نرم کر دیا ہے اور قوم کے خوف اور ہم جنسوں کی شرم سے خدا اور عالم جزا اور دوسری کئی باتوں کو ظنی طور پر تسلیم کر بیٹھے ہیں لیکن یہ اعلی درجہ کے فلاسفر اُن کو سخت نالائق اور بد فہم اور غبی الطبع اور بزدل اور اپنی سوسائٹی کے بدنام کنندہ خیال کرتے ہیں کیونکہ اُنہوں نے فلاسفر ہونیکا دعوی تو کیا لیکن اصول فلسفہ پر جیسا کہ حق چلنے کا تھا نہیں چلے اس لئے اول درجہ کے فلاسفر اس بات سے عار رکھتے ہیں کہ ان ناقصون کو فلاسفر کے باعزت لفظ سے مخاطب یا موسوم کیا جائے۔ کیونکہ انہون نے کچھ کچھ تو فلسفہ کے طریقہ پر قدم مارا

چند پیراگراف

از خلافت راشدہ مصنفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب

قران کریم کی پیشگوئیوں کی حقیقت نہ سمجھنے والوں نے ان مواعید پر نابینائی اور خطا کاری سے اعتراض کئے ہیں اگرچہ اس اعتراض کے واقعی اور کامل جواب کا متکفل وہ مضمون ہو سکتا ہے جو بالاستقلال جنت وجہنم کے وعید و وعدہ پر وقعت ہو مگر اتنا اس موقع پر بھی لکھنا بیجا نہ ہوگا کہ قران کریم کا یہ مضبوط قاعدہ اور اسی کی درحقیقت یہ یگانہ صفت اور اسی کا ممتاز خاصہ ہے کہ قران کریم ہر ایک دعوے کے ساتھ دلائل بھی اپنے اندر بیان کرتا ہے۔ کوئی اس کا دعویٰ نہیں جس کے ساتھ معًا قاطع برہان نہ ہو اور یہ صفت منجملہ اُن صفات مہمہ کے ہے جس نے اسے خاتم الکتب ہونے کا فخر بخشا ہے۔ اس نے جہان خدا کا ایک ہونا بیان کیا ہے۔ اس کے ساتھ توحید کے دلائل بھی بیان کئے ہیں۔ اور جہان کثرت آلہہ کی نفی کا دعویٰ کیا ہے وہان اس کثرت کی نفی اور مفاسد کے دلائل بھی بیان فرمائے ہین غرض نبوت اور نبوت کے دلائل اور کتاب اللہ کی ضرورت کا دعویٰ اور اس کے دلائل اور عدم نبوت کے مفاسد علیٰ ہذا ہر ایک ضروری مسئلہ کے متعلق دعویٰ اور دلیل بیان کی ہے۔ مگر ثبوت توحید اور اثبات الوہیت اور ربوبیت کے بعد بڑا بھاری مسئلہ جو سب مسائل کی روح روان ہے معاد اور وعدہ و وعید معاد کا مسئلہ ہے۔ درحقیقت آخرۃ کا یقین ہی تمام نیکیوں کا سچا محرک اور انکار آخرت تمام مفاسد کا باعث ہے۔ دنیا میں بڑی بھاری کتاب توریت تھی انجیل تو کچھ توریت کی تعلیم کا اعادہ اور دو چار فقیرانہ اصول سے زیادہ نہ تھی اس سے تو کوئی توقع ہی عبث تھی۔ مگر توریت باایں ضخامت قیامت کے ضروری مسئلہ سے بالکل خاموش رہی اگرچہ کسی قدر مگر نہایت ہی باریک اور دقیق پیرایہ میں ایمان اور حسنات پر اس عالم کی جزاء کے وعدے بیان کئے مگر ان میں دو نقص اور واضح نقص رہ گئے ایک یہ کہ ان دنیوی مواعید میں (یعنے بارشیں ہوں گی اور اور وقت پر پھل ہوگا اور یہ ہوگا اور یوں ہوگا) کوئی ایسی رموز اور دلالات نہ تھیں جو اس مادی عالم اور محسوس منافع سے کشاں کشاں یہودیوں کو باہر لے جاتیں اور اُن ہی الفاظ کی دوربین کی وساطت سے اس وراءالوراء اور غیب الغیب عالم کی سیر بھی کرا دیتیں۔ دوسرا نقص یہ ہوا کہ وہ دنیوی مواعید بھی اکمل طور پر پورے نہ ہوئے بلکہ کبھی جو تھوڑا سا آرام یہودیوں کو ملا وہ زمانہ دراز کی تباہی اور کوفت کے سبب سے افسانۂ خواب ہوگیا۔ اور صدیوں کی غلامی اور ذلت اور لعنت نے انکا ایسا پست ہمت اور زمین پر نظر رکھنے والی اور حقائق سے ناآشنا قوم یہودیوں کو بنا دیا کہ بہت سے ان میں قیامت کے منکر ہوگئے اور باقی ماندہ مادی اور حسی واقعات میں ایسے مبتلا ہوئے کہ انبیاء کے روحانی رنگوں اور پیشگوئیوں کے اصلی لباس سے قطعًا نابلد ہوگئے۔ یہی وجہ ہے کہ مسکین اور بظاہر گم نام اور ابن نجار مسیح کو پہچان نہ سکے۔ ہندوستان کی کتاب وید جو حقیقۃً بید بے ثمر ہے اس مسئلہ شریفہ سے ایسی جاہل ہے کہ اس نے غریب آدم زاد کو تناسخ کے گورکھ دھندے میں پھنسا کر اون کی اخلاق فاضلہ کی بنیادوں میں پانی پھیر دیا۔

قرآن کریم نے سب سے زیادہ اسی مسئلہ کو نصب العین رکھا ہے۔ اول انفسی اور آفاقی شہادتوں یعنے انسان کی خلقت اور اس کے اعمال کے میلان اور غایت اور پھر فطرۃ اللہ و قانون قدرت سے اقامت قیامت اور ثبوت حشر اجساد اور ضرورت یوم الدین پر جابجا بحث کی ہے۔ ایحسب الانسان ان یترک سدی الم یک نطفۃ من منی یمنی ثم کان علقۃ فخلق فسوی فجعل منہ الزوجین الذکر والانثی الیس ذالک بقادر علی ان یحیی الموتی۔ اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ انسان کی بناوٹ اور خلقت اور اس کا تسویہ اور اس کا دو مختلف نتیجوں اور کارروائیوں کی مخلوق یعنے نر و مادہ ہونا چاہتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ جواب وہ ہستی اور اپنے اعمال و افعال کی ذمہ دار ہستی ہے۔ اور آسمان سے پانی برسنے اور زمین میں نباتات اُگنے سے جابجا استدلال کیا ہے کہ اسی طرح حشر اجساد بھی ہوگا۔ اس کے بعد انسان کی فطرت کے سچے تقاضے کو وعدہ وعید کے رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ یہ وعدہ وعید جو قرآن میں مذکور ہوئے ہیں حقائق واقعہ ہیں۔ انسان کو اعمال میں اور اقوال میں اور اس کی تمناؤں اور ارادوں اور حوصلوں اور اس کی فطرت کے نہاں در نہاں خواص میں ان مواعید کے تخم موجود رکھے گئے ہیں یہاں بھی اس کے اعمال ایک بہشت اور ایک دوزخ کے صورت ہیں جو اس مادی کثیف عالم کی فطرت اور قالب کے موافق ہیں اور چونکہ اس کے تقاضا اور تمنیات اور ارادے فانی نہیں اس لئے کہ وہ ابدی اور دائمی اور غیر فانی قوا کے مظہری اظلال و آثار ہیں۔ لاجرم ضروری ہے کہ اُن اعمال اور خواہشوں کی غایات بھی پوری ہوں۔ جیسے یہاں ہر قسم کی بادشاہی انعامات از قسم مطاعم و مشارب و مناکح انسان کی فطری خواہش ہے اور آخری غائیت اس کی سلطان اعظم کا تقرب اور رضا اور ہمکلامی سے مشرف ہونا ہے

باقی آئندہ

جنگ ٹرانسوال

کرونجی کی گرفتاری اور لیڈی سمتھ کی خلاصی کی خوشخبری پر تمام قلمرو برطانیہ میں بیحد خوشی ہے اس مژدہ کو درج کرنے سے ہم ناظرین کو اسقدر انتظار میں رکھنا بھی گوارا نہیں کر سکتے تھے کہ فوجی خبروں کی ذیل میں درج کرتے غرض اسلئے شروع میں ہی لکھ دیا گیا ہے۔ یہ خبریں تو ہفتہ گذشتہ میں ہی آ چکی تھیں کہ کرونجی بیطرح گھر گیا ہے اور اسکا بچکر جانا محال ہوگا۔ مگر تاہم اس نے ۹ روز تک مقابلہ کیا۔ ایسے بہادر کو قابو کرنا بھی بہادری ہے لارڈ رابرٹس نے خود اسکی شجاعت کی داد دی ہے ۲۶ فروری کی رات کو لارڈ رابرٹس اور جنرل کچنر کی یہ رائے ہوئی کہ بس اب زیادہ دیر کرنی فضول ہے آگے بڑھکر کرونجی کے لشکر پر دھاوا کرنا چاہیئے چنانچہ رات کے ۳ بجے فوجیں بڑھائی گئیں اور دشمن کے مورچوں سے ۸۰ گز تک جا پہنچیں۔ اس دلیرانہ حملہ سے بوئروں کے ہوش پراگندہ ہو گئے اور دن نکلنے سے پہلے انہوں نے سفید جھنڈا کھڑا کر دیا اور قاصد کے ہاتھ چٹھی بھیجی کہ تمہاری پناہ میں آتے ہیں۔ لارڈ رابرٹس نے جواب دیا کہ جب تک کرونجی خود نہ آئے کوئی نامہ و پیام نہ ہوگا آخر کرونجی سات بجے کے وقت برٹش کمپ میں لایا گیا۔

قیدی دشمن کا استقبال

جنرل پریٹی مین معہ اپنے اڈیکانگ و سکرٹری کرونجی کے ہمراہ تھے اور برٹش کمپ میں پہنچے پر سیفورتھ ہائی لینڈرز فرنٹ لائن میں بطور گارڈ آف آنر فورم ہوئی کرونجی ایک جنرل کی آن بان میں سادہ لباس میں آیا اور طرفین سے سلام کی رسم ادا ہوئی اور لارڈ رابرٹس نے مصافحہ کرکے مزاج پرسی کی اور کہا کہ جناب آپنے خوب ڈفنس کا حق ادا کیا۔ اور کھانا کھلایا گیا اسکے بعد مختصر گفتگو شروع ہوئی کرونجی نے افسوس کیا کہ میں اپنی پوزیشن کو زیادہ عرصے تک قائم نہ رکھ سکا۔ اسکی یہ درخواست لارڈ رابرٹس نے منظور کرلی کہ جہاں وہ بھیجا جائیگا اسکی بیوی اور پوتا اور نوکر اور ایڈیکانگ اسکے ساتھ رہیں گے۔

نقصان جنگ پارڈی برگ

پارڈی برگ جنگ میں ۱۸ فروری کو ۹۰ برٹش آفیسر و سپاہی ہلاک اور مجروح ہوئے تھے اور ۱۹ سے ۲۳ فروری تک ایک کپتان ایک لفٹننٹ ہلاک ۶ کپتان ۷ لفٹننٹ مجروح اور ایک لفٹننٹ گم۔ جنرل میگڈانلڈ صاحب کا زخم نہایت خفیف تھا اور امید ہے کہ وہ بہت جلد اپنی ڈیوٹی پر کام کرنیکے لائق ہو جائیں گے۔ بعد کی لڑائی میں کرنل ہنی ہلاک اور کرنل سینفلڈ دو کپتان اور ایک لفٹننٹ زخمی اور ایک میجر گم اور آخری روز جبکہ کرونجی پر آخری حملہ کیا گیا ہے کینیڈین کنٹنجنٹ کے ۱۰ آدمی ہلاک اور تیس زخمی ہوئے۔

مبارکبادیاں

لارڈ کرزن نے لارڈ رابرٹس۔ جنرل بلر اور سر جارج وائٹ کو حال کی فتوحات پر مبارکباد دی بھیجی ہے اور مہاراجگان کشمیر و بیکانیر و نواب صاحب رامپور نے ہز اکسیلنسی کو مژدہ ریلیف لیڈی سمتھ میں مبارکباد دی ہے۔

خلاصی لیڈی سمتھ

جنرل بلر [illegible] لیڈی سمتھ کی فوج ریلیو ہو گئی حیدرآباد میں یہ خبر ۲۸ فروری کو ہی پہنچ گئی تھی حالانکہ رائٹر ایجنسی نے یکم ماہ حال کو بھی یہی خبر دی کہ بوئر محاصرہ نہیں چھوڑنا چاہتے اور زور شور سے گولہ باری کر رہے ہیں مگر حقیقت میں جنرل بلر کو بھی اس وقت تک یہ حال معلوم نہیں ہوا تھا جبکہ خبر ہندوستان میں آگئی تھی کیونکہ انہوں نے لارڈ ڈنڈانلڈ کو دشمن کی دیکھ بھال کے لئے آگے بھیجا تھا وہ آگے بڑھتے بڑھتے لیڈی سمتھ میں داخل ہو گئے دشمن کہیں نظر نہ آئے دوسرے روز جنرل بلر بھی نلٹبروپ سے وہاں جا پہنچے۔ وہ لکھتے ہیں کہ دشمن جلدی سے بھاگ گئے۔ ۲۷ فروری کو جنرل بارٹن صاحب زخمی ہوئے۔ اور کرنل میکانتی دو کپتان تین لفٹننٹ ہلاک اور ایک کرنل ۴ کپتان اور ایک میجر ۸ لفٹننٹ زخمی ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ جوبرٹ کا ارادہ مدت سے محاصرہ چھوڑ دینے کا تھا اور وہ کرونجی کے گرفتار ہونیکے بعد پیچھے ہٹنے کا ارادہ کر چکا تھا اور صرف اس غرض سے جنرل بلر کی آخری پیش قدمی کا مقابلہ کرتا رہا کہ بھاری توپیں لیجانیکا موقع ملجائے چنانچہ وہ اس منصوبے میں کامیاب ہو گیا ورنہ تمام بھاری توپیں ہیگما +

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون
نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور
ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ ڈاکٹرون
نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے
کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف
بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال۔
غبار۔ پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند
ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور
حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضون
پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہین چند روز
کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے
اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچے کو
لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ مفید ہے قیمت
اسلئے کم رکھی گئی ہے کہ عام اس سرمہ سے
فائدہ اٹھاسکین قیمت فی تولہ جو سال بھر
کیلئے کافی ہی مبلغ عمر ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم
فی تولہ ہے، خالص ممیرا فی ماشہ عہ مصری
سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار بوقت درخواست
کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی
وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے
بچنا چاہیئے

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون
کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ
آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت
اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل
امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون
سے بہت پانی جانا۔ دھند سوزش چشم
جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن
کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی
جھلی کا زخم اور اُن سے پیٹ کا گرنا
چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی
شے نہین ہے اس لیے ہر کسی کے لئے
استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان
لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان
ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے
اسلیئے مین بلا شک وشبہ شہادت دیتا
ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا
سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم
بی۔ ایم سانگلی صاحب بہادر ایم۔ بی ایس
سندیافتہ یونیورسٹی۔

(۳) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کی فائدہ بخش
اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ
آہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا
تجربہ ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی
بعمر ۴۰ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور
کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے
نکلے ہوئے تھے اور پڑوال [illegible]
تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور
دکھتی رہتی تھین اُن مین سے کثرت سے
مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی مین فرق اسقدر
آگیا تھا سوئی مین دھاگا بھی نہین پڑ سکتی
تھی۔ اور وہ اُن اشیاء کو جو اُس سے
تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھی صفائی
سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے
تین روز تک استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ
ہوا کہ اسی امرض مذکور سے کلی صحت پائی
راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان۔
ایل ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پنشنر
آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر
میڈیکل کالج لاہور۔

(۴) مین نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار
میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضون
پر جن کی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین
استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری
رائے مین خاصکر مریضون کے واسطے
جن کی آنکھون سے پانی جاری رہتا
ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری
نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔
راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر
[illegible] سرجن
و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری
سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) مین اس امر کی بڑی خوشی سے
تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ
سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا
ہے۔ اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے
مریضون پر استعمال کیا میری رائے
مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون
کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے
کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے
راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ
ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و
پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں
سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی
فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار
روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے
نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے
مارچ سنہ ۹۰۸ء مین جمع کیا گیا ہے۔

انوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر و مالک نے چھپوا کر شایع کیا۔